سورۃ الرّوم

Chapter 30 The People of Roum

آیات 60

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

الٓمّٓ ۚ ①

1- ا یعنی اللہ ل یعنی علیم م یعنی حکیم یعنی اللہ وہ جو لامحدود علم والا ہے اور دُرست و نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے حقائق کی باریکیوں کے مطابق فیصلے کرنے والا ہے (وہ اِس حقیقت کی آگاہی دے رہا ہے کہ)!

غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ۙ ②

2- اہلِ روم مغلوب ہو گئے۔

فِيۡۤ اَدۡنَى الۡاَرۡضِ وَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِهِمۡ سَيَغۡلِبُوۡنَ ۙ ③

3- اُس سرزمین میں (جو عرب کی سرحد) کے قریب واقع ہے اور وہ اپنے مغلُوب ہونے کے بعد زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ غالب آجائیں گے۔

فِيۡ بِضۡعِ سِنِيۡنَ ؕ لِلّٰهِ الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلُ وَمِنۡۢ بَعۡدُ ؕ وَيَوۡمَئِذٍ يَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ ④

4- بلکہ یہ چند سالوں میں ہی (غالب آجائیں گے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ معاملہ) پہلے کا ہو یا بعد کا سب پر اللہ کا ہی حُکم طاری ہے۔ اور (جس دن وہ غالب آئیں گے) اُس دن اہلِ ایمان خوش ہو جائیں گے (کیونکہ یہ رومی اہلِ کتاب ہیں مگر جب رومی، فارس یعنی ایران کے مُشرکوں سے مغلوب ہوئے تھے تو عرب کے مُشرک خوش ہوئے تھے)۔

(**نوٹ**: جب سورۃ روم کی یہ آیات 30/3-4 نازل ہوئیں تو یہ وہ زمانہ تھا جب روم کے عیسائی عرب کے ملحقہ علاقوں میں ایران کے مُشرک آتش پرستوں کے ہاتھوں شکست کھا چکے تھے اور کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اہلِ روم دوبارہ ایرانیوں کو کبھی شکست دے سکیں گے مگر اِن آیات میں اہلِ روم کی واضح فتح کی آگاہی دی گئی جو ایک پیش گوئی کی حیثیت سے اہلِ ایمان اور اہلِ کفر اور اہلِ شرک سب کو چونکا دینے والی تھی۔ اہلِ ایمان نے تو اسے فوراً ہی تسلیم کر لیا کہ ایسا ہو کر رہے گا مگر دوسروں کے لئے یہ حیرت و تعجب، اضطراب و بے چینی اور شک کا باعث تھا۔ لیکن 624ء میں جس سال غزوۂ بدر ہوا اُسی سال قیصرِ روم یعنی روم کے حکمران نے ایران کے سب سے بڑے آتشکدے کو مسمار کر دیا اور اُنہیں شکست فاش دی۔ تحقیق کرنے والے اس ثابت شدہ پیش گوئی کو بھی قران کا نازل شدہ وحی پر مبنی ہونے کی ایک دلیل قرار دیتے ہیں)۔

بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۙ﴿۵﴾

5-(مگر یاد رکھو کہ) اللہ کی تائید و نُصرت بھی اُسے ہی حاصل ہوسکتی ہے جسے وہ مدد دینا مناسب سمجھتا ہے کیونکہ وہ لامحدود غلبے کا مالک ہے اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے اُنہیں اُن کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾

6-اور (یہ کہ اہلِ روم چند سالوں میں اپنے دُشمنوں پر غالب آجائیں گے) یہ وعدہ اللہ کا ہے اور اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا (اس لئے وہ پورا ہو کے رہتا ہے)۔ مگر اکثر انسان اِس (حقیقت) کو نہیں سمجھتے۔

یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۖۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾

7-ایسے لوگ دُنیا کی زندگی کو صرف ظاہری طور پر جانتے ہیں (اِس لئے وہ اِسی دُنیا کے فائدے اور مفادات کے لئے تگ و دو کرتے رہتے ہیں، چاہے اُنہیں ظلم و جبر اور فریب سے ہی کام لینا پڑے۔ اور اُن کی نظر اس کے باطنی اور اندرونی حقائق تک نہیں جاتی کہ یہ زندگی مرنے کے بعد کی زندگی سے منسلک ہے)۔ اِس لئے وہ آخرت سے غافل رہتے ہیں (ورنہ وہ تسلیم کرلیں کہ اللہ جو کہتا ہے وہ پُورا ہو کر رہتا ہے)۔

اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾

8-بلکہ (اِن سے پوچھو کہ) کیا انہوں نے کبھی اپنے آپ میں غور و فکر نہیں کیا؟ کہ اللہ نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کُچھ اِن کے درمیان ہے (اِن سب کو) انتہائی توازن و دُرستگی کے حقائق کے مطابق وجود پذیر کر رکھا ہے۔ لیکن (ان کا اِس طرح قائم رہنا) ایک مقررہ مدت تک کے لئے ہے۔ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ اکثر انسان (اِن تمام حقائق کو دیکھتے ہوئے بھی) اپنے رب کی مُلاقات سے مُنکر ہیں (یعنی وہ تسلیم ہی نہیں کرتے کہ مرنے کے بعد اُنہیں پھر زندگی ملے گی اور اللہ کے سامنے اُنہیں اپنے اعمال کا جواب دینا پڑے گا)۔

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ؕ﴿۹﴾

9-(بہرحال، اگر یہ لوگ اپنی ذات اور کائنات کے نظام پر غور نہیں کرنا چاہتے تو کم از کم جس دُنیا میں رہ رہے ہیں اُسے

ہی دیکھیں اور قوموں کی تباہی اور عروج کے اسباب کو ہی دیکھ لیں۔ لہٰذا، اِن سے پوچھو کہ) کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں ہیں کہ اُن لوگوں کا انجام دیکھتے جو اِن سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ وہ قوت میں اِن سے بہت زیادہ تھے۔ اُنہوں نے زمین کو چیر کر (زرعی اور معدنی پیداوار کو باہر نکالا) اور اِس کو آباد کیا اور اِس سے بھی زیادہ جتنا کہ اِنہوں نے آباد کیا ہے۔ اُن کے رسول اُن کے پاس اللہ کے واضح حقائق لے کر آئے (کیونکہ ایسا کبھی نہیں ہُوا) کہ اللہ اُن پر ظُلم کرتا (اور بغیر وجہ کے اُنہیں تباہ کر دیتا) لیکن (حقیقت یہ ہے کہ) وہ خود ہی اپنے آپ کے ساتھ زیادتی و بے انصافی کرنے کے مجرم بنتے رہے۔

ع 1 10 4 ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠ ع

10- لہٰذا، جن لوگوں نے بُرے کام کیے تو اُن کا انجام بھی بُرا ہوا۔ (اور وجہ یہ تھی کہ) اُنہوں نے اللہ کی آیات کو یعنی اللہ کے احکام و قوانین و صداقتوں کو جُھٹلا دیا تھا اور اُن کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝١١

11- (اِس لئے بہتر یہی ہے کہ نوعِ انسان غور کرے اور تسلیم کر لے کہ جس) اللہ نے خلقت کی ابتداء کی وہی اِس کو دوبارہ پیدا کرے گا (اِس لئے یاد رکھو کہ) تم اُسی کی طرف لوٹائے جا رہے ہو (جہاں تمہیں اپنے اعمال کا جواب دینا ہو گا)۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝١٢

12- یہی وجہ ہے کہ جس دن وہ ساعت قائم ہو جائے گی (یعنی قیامت طاری ہو جائے گی) تو جو مجرم ہونگے وہ مایُوس و نا امید ہو کر رہ جائیں گے (کیونکہ وہ مذاق اڑاتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ نہ قیامت طاری ہو گی اور نہ یہ اعمال کی جوابدہی ہو گی)۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝١٣

13- اور (یہ بھی کہا کرتے تھے کہ اگر قیامت طاری ہو ہی گئی تو جن کو ہم اللہ کے اختیارات میں شریک کر کے نذرانے دے رہے ہیں تو وہ ہمیں اللہ سے بچا لیں گے۔ مگر اُس وقت اُنہیں علم ہو جائے گا کہ) جن کو اُنہوں نے اللہ کا شریک بنا رکھا تھا اُن میں سے کوئی بھی اُن کے ساتھ کھڑا نہیں ہو گا کہ اُنہیں بچا سکے۔ اور (پھر حالت یہ ہو گی کہ) وہ اپنے اُن شریکوں سے ہی مُنکر ہو جائیں گے (مگر اُس دن کوئی فائدہ نہ ہو گا)۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۝١٤

14- اور جس دن (قیامت) کی گھڑی قائم ہو جائے گی تو اُس وقت (سب انسان اعمال کے مطابق) گروہوں میں بٹ جائیں گے (یعنی اللہ کے احکام و قوانین کی پیروی کرنے والے ایک طرف ہونگے اور اِن سے سرکشی و انکار کرنے والے دوسری طرف ہونگے اور تمام جتھے بندیاں جو قوم، نسل، وطن، زبان، قبیلہ و برادری اور معاشی و سیاسی فائدوں کی وجہ سے ہیں وہ بے معنی اور ناکارہ ہو کر رہ جائیں گی)۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ⑮

15- پھر (اِن میں) جن لوگوں نے نازل کردہ احکام و قوانین کی صداقتوں کو تسلیم کر کے اطمینان و بے خوفی کی راہ اختیار کر رکھی ہوگی اور سنورنے سنوارنے کے عمل کرتے رہے ہوں گے تو وہ ایسے سرسبز مقامات میں ہوں گے جہاں حسین خوشنما پھول، اشجار اور شفاف پانیوں کی ندیاں رواں ہوں گی (روضۃٍ) اور وہاں پر وہ سُرور آور مسرتوں سے لُطف اندوز ہوں گے (یُحبرون)۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ⑯

16- اور (اِن کے برعکس) جو لوگ ہماری آیات کو یعنی ہمارے قوانین، احکام اور صداقتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے رہے اور آخرت کی زندگی میں ہماری ملاقات کو جُھٹلاتے رہے تو یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو عذاب میں موجود پائیں گے۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ⑰

17- لہٰذا اللہ کے احکام و قوانین کی اطاعت میں سرگرمِ عمل رہو (یہ نہ دیکھو کہ وقت کونسا ہے) جب تم شام کرتے ہو تب بھی اور جب تم صبح کرتے ہو تب بھی۔

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ⑱

18- اور تیسرا پہر ہو تب بھی اور ظہر کا وقت ہو تب بھی (یعنی ہر وقت اللہ کے احکام و قوانین کی اطاعت کو پیشِ نظر رکھو۔ تب اُس قوم کے لوگوں کو جو حسین نتائج میسر آئیں گے، تو وہ کہہ اُٹھیں گے کہ) آسمانوں اور زمین میں ساری تحسین و آفرین صِرف اللہ کے لئے ہی ہوسکتی ہے (جس نے انسان کو اِس قدر عظیم آگاہی عطا کی ہے)۔

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۧ ⑲ ع 2 9 5

19- (یاد رکھو اپنے احکام کی اطاعت میں سرگرمِ عمل رہنے کا حُکم دینے والا اللہ) وہ ہے جو مُردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مُردہ کو نکالتا ہے۔ اور زمین کو اُس کے مُردہ ہونے کے بعد زندہ کر دیتا ہے (یعنی زمین کے بنجر و ویران اور سُوکھ

جانے کے بعد جب اُس کی آبیاری کی جاتی ہے تو اُس میں سے کس طرح زندگی لہلہاتی ہوئی نمودار ہو جاتی ہے)۔ اور اِسی طرح تم نکال لیے جاؤ گے (یعنی اگر تم زوال میں آ چکے ہو اور بظاہر مُردوں کی حیثیت اختیار کر چکے ہو تو اگر تم اپنی آبیاری کرو یعنی اگر تم اللہ کے احکام و قوانین کی صداقتوں کو اختیار کر لو تو اللہ تمہیں اُس زوال اور افسردگی سے نکال لے گا)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝٢٠

20- اور (اللہ کے زندگی دینے والے قانون کا اندازہ لگانا ہو تو خود اپنی تخلیق پر غور کرو کیونکہ) اس نے تمہیں تراب سے یعنی ایسی مٹی کے جوہر سے جو مختلف عناصر کے اجزاء کو مناسب توازن میں لیے ہوتی ہے وجود پذیر کیا ہے (مگر غور کرو کہ مٹی میں بظاہر زندگی کے کوئی آثار نہیں ہوتے پھر بھی تم جیتے جاگتے زندہ انسان تخلیق ہوتے ہو) تو یہ اُس کی اُن سچائیوں میں سے ہے (جن کی وہ تمہیں آگاہی دے رہا ہے) اور پھر تم (دیکھتے ہی دیکھتے) پیکرِ بشریت اختیار کر کے (ساری دنیا میں) پھیل چکے ہو۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝٢١

21- اور اُس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اُس نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے ہی ایک دوسرے کے جوڑے بنا دیے۔ مقصد یہ تھا کہ تم ایک دوسرے کی رفاقت سے سکون حاصل کرو۔ پھر اُس نے تمہارے درمیان ایسا گہرا رشتہ پیدا کر دیا (کہ تم دونوں شوہر اور بیوی) قدم بہ قدم ایک دوسرے کی مدد و رہنمائی کرتے ہوئے اپنے کمال تک پہنچ جاؤ (رحمۃً)۔ اور حقیقت یہ ہے کہ (زندگی کے اس نقشے میں بھی) اُن لوگوں کے لئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں (سبق آموز اور تحقیق طلب) نشانیاں ہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝٢٢

22- اور (ایک اور حقیقت کی طرف غور کرو کہ) آسمانوں اور زمین (کو جو اُس نے) تخلیق کیا ہے تو یہ بھی اُس کی (تحقیق طلب اور سبق آموز) نشانیوں میں سے ہے۔ (اور اِس پر بھی غور کرو کہ) تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کے مختلف ہونے میں بلاشبہ اُن کے لئے جو علم و بصیرت والے ہیں سبق آموز نشانیاں ہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝٢٣

23- اور (اِس حقیقت کی طرف بھی غور کرو کہ) تمہارا رات میں اور دِن میں سونا اور (اس کے علاوہ اِن اوقات میں)

اُس کے فضل کے لئے یعنی اُس کی طرف سے فضیلتوں، خوشگواریوں اور فراوانیوں کی تلاش میں سرگرمِ عمل رہنا بلاشبہ اِن میں ایسی قوم کے لئے (تحقیق طلب) نشانیاں ہیں (جو توجہ سے ان کے حقائق کے بارے میں) سننے (اور سمجھنے) والی ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾

24-اور (پھر یہ بھی غور کرو کہ ایک ہی بادل میں بجلیاں اور پانی دونوں موجود ہوتے ہیں، اس لئے یہ) اُس کی نشانیوں میں سے ہے کہ جب وہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے تو وہ خوف اور اُمید (کا سبب بنتی ہے یعنی وہ تباہی بھی لا سکتی ہے اور فائدوں کا سبب بھی بن سکتی ہے) اور وہ آسمان سے پانی نازل کرتا ہے اور پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کر دیتا ہے (یعنی سوکھی ہوئی مُردہ زمین میں بارش سے نباتات لہلہانے لگ جاتی ہیں)۔ بلاشبہ اِس میں اُس قوم کے لئے (تحقیق طلب) نشانیاں ہیں جو اپنی عقل استعمال کرتی ہے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖۗ مِّنَ الْاَرْضِ ۖۗ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾

25-اور (اِن حقیقتوں پر بھی غور کرو) کہ یہ اُسی کی (تحقیق طلب) نشانیوں میں سے ہے جو آسمان اور زمین قائم ہیں۔ جب وہ تمہیں زمین سے (نکل جانے کی) دعوت دے گا تو تم دیکھتے ہی دیکھتے اِس سے نکل آؤ گے۔

(**نوٹ**: اِس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ تم مرنے کے بعد اللہ کے حکم کے مطابق از سرِ نو زندہ ہو جاؤ گے۔ اور دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ انسان اللہ کے حکم کے مطابق اِس زمین سے نکل کر کسی اور سیارے کی طرف چل نکلے)۔

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾

26-اور (یہ سارا سلسلہ اس لئے قائم اور سرگرمِ عمل ہے، کیونکہ) یہ اُسی کے لئے ہے یعنی اللہ کے لئے ہے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے، سب کے سب اُسی کی فرمابرداری کر رہے ہیں (یعنی ہر چیز پر اُسی کے قوانین طاری ہیں جن کی اطاعت میں وہ سرگرمِ عمل ہے)۔

ع 3 8 6 **وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ع ﴿۲۷﴾**

الثلاث

27-لہٰذا (کیا تم نے غور کیا کہ یہ) وہی ہے جو تخلیق کی ابتداء کرتا ہے پھر اس کو دوبارا پیدا کرے گا۔ اور یہ اُس کے لئے بہت آسان ہے (یعنی مشکل تو پہلی بار ہونا چاہیے تھا جب کسی کو نا ہونے سے ہونے میں لے کر آنا ہے، تو جب کوئی تخلیق

کیا جا چکا ہے اور مر جاتا ہے تو اللہ کے لئے کیا مشکل ہے کہ وہ اِسے دوبارا زندہ نہ کر سکے۔ چنانچہ نہ اللہ کے لئے تخلیق مشکل ہے اور نہ دوبارا زندہ کرنا مشکل ہے۔ لہٰذا، مرنے کے بعد اگلی زندگی میں حساب دینا ہی پڑے گا)۔ اور آسمانوں اور زمین میں یعنی ساری کائنات میں اعلیٰ سے اعلیٰ اُسی کی مثال وصفت ہے جو اُسی کے لئے ہی ہو سکتی ہے کیونکہ وہ لامحدود قوتوں کی وجہ سے غالب ہے (عزیز) اور حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادُرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے فیصلے کرنے والا ہے۔

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۲۸

28- (یہ ہے اللہ کی تحقیق طلب نشانیوں کی آگاہی جو ساری کائنات اور اس میں ہر شے کی تخلیق سے لے کر انسان کے مر کر جی اٹھنے تک کہ جہاں جوابدہی ہوگی کے بارے میں پیش کی گئی ہے۔ مگر نہ ماننے والے اور شرک کرنے والے اگر اس پر بھی غور نہیں کرتے اور انکار کر کے شرک کرتے رہتے ہیں تو پھر) اس نے تمہارے لئے (یعنی انسانوں کے لئے) دلیل کے طور پر خود تمہاری اپنی مثال پیش کی ہے۔ (اور وہ یہ ہے کہ تم بتاؤ کہ) وہ لوگ جو تمہارے ماتحت کام کرتے ہیں (یعنی نوکر و ملازم وغیرہ) تو کیا تم ایسا کرتے ہو کہ جو کچھ زندگی کی نشوونما کا سامان ہم نے تمہیں عطا کر رکھا ہے اس میں انہیں اس طرح شریک کر لو کہ وہ اور تم ہر طرح سے برابر برابر ہو جاؤ اور پھر تم ان سے اِس طرح ڈرنے لگ جاؤ جس طرح تم اپنے برابر کے لوگوں سے ڈرنے لگ جاؤ۔ (سو جب یہ لوگ جو تمہارے زیرِ فرمان کام کرتے ہیں، تمہارے جیسے انسان ہونے کے باوجود تمہارے ہمسر نہیں ہو سکتے اور تم اُن سے کبھی خائف نہیں ہوتے، تو کائنات کی مخلوق خواہ وہ کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہو، اس اللہ کے برابر کس طرح ہو سکتی ہے جس نے اُسے تخلیق کیا۔ وہ اُس کے قوانین کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے۔ بہر حال) اِسی طرح ہم اپنے قوانین وحقائق کو کھول کر بیان کرتے ہیں (لیکن اِن سے) وہی قوم (فائدہ اٹھا سکتی ہے) جو عقل وفکر سے کام لے۔

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝۲۹

29- لیکن (ان واضح حقائق کے بعد) جو لوگ (بجائے وحی سے دی گئی آگاہی کی پیروی کرنے کے) بغیر علم کے اپنی خواہشات وجذبات کی پیروی کرتے رہتے ہیں تو انہوں نے ظلم اختیار کر لیا۔ (نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ) پھر جسے اللہ گمراہ کر دے اُس کی سیدھے راستے کی طرف کون رہنمائی کر سکتا ہے (مگر اس کے لئے اللہ کا قانون یہ ہے کہ "اللہ سلامتی کی راہوں کی اُسے ہدایت دیتا ہے جو اُس کی مرضی کے تابع ہو جائے، 5/16)۔ لہٰذا، ان کے لئے (یعنی اپنی خواہشات و

جذبات کی پیروی کرنے والے ظالم لوگوں کے لئے) کوئی مددگار میسر نہیں ہوگا۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ۙ

30- چنانچہ (زندگی کا صحیح راستہ یہ ہے کہ تمام غلط راستوں سے منہ موڑ کر) اپنا رُخ نازل کردہ نظامِ حیات کی طرف کر کے اِس پر قائم ہو جاؤ کیونکہ جو اللہ کی فطرت ہے یعنی اللہ کے جو تخلیق کرنے کے قوانین ہیں اُن کے مطابق ہی انسانوں کو تخلیق کیا گیا ہے (اور یہ نظامِ حیات اُنہی قوانین کے پیشِ نظر نازل کیا گیا ہے۔ لہٰذا، یاد رکھو کہ) اِسی لئے اللہ کی خلق تبدیل نہیں ہوتی یعنی ہر تخلیق اللہ کے تخلیقی قوانین کی پابند ہے۔ اِسی وجہ سے یہ دینِ قیّم ہے یعنی یہ وہ نازل کردہ نظامِ زندگی ہے جو صحیح اور مُحکم توازن کے ساتھ قائم رکھنے والا ہے۔ لیکن اکثر انسان (ان حقائق کا) علم نہیں رکھتے۔

(**نوٹ**: اِس آیت 30/30 میں ہے کہ اللہ کی فطرت پر انسانوں کو فطر کیا گیا ہے۔ فطرت اور فطر کا مادہ (ف ط ر) ہے۔ اس کے بنیادی مطالب ہیں پہلی دفعہ شق کرنا، پیدا کرنا، تخلیق کرنا، پھاڑنا وغیرہ۔ چنانچہ فطرت کا مطلب ہے وہ طریقہ یا قانون جس کے مطابق کسی کو پہلی مرتبہ وجود پذیر کیا جائے یعنی تخلیقی قوانین۔ اس کی وضاحت آیت 17/51 میں یوں کی گئی ہے کہ "قل الذی فطرکم اول مرّۃ"۔ یعنی آگاہ کردو کہ یہ وہی ہے جس نے تمہیں پہلی بار تخلیقی قوانین کے مطابق وجود پذیر کیا۔ چنانچہ آیت 6/14 میں ہے کہ "فاطر السموات والارض" یعنی اللہ وہ ہے جو "آسمانوں اور زمین کو تخلیقی قوانین کے مطابق پہلی بار وجود پذیر کرنے والا ہے"۔ اِس لحاظ سے فطرت کا ترجمہ نیچر دُرست نہیں ہے کیونکہ اِس سے یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ انسان کی فطرت بدلی نہیں جا سکتی۔ لہٰذا، یہ دُرست مفہوم نہیں ہے کیونکہ اللہ کے احکام و قوانین اس لئے نازل ہوئے ہیں کہ انسان اپنی حیوانی جبلتوں کو اپنے کنٹرول میں لائے اور اپنی صلاحیتوں کی نشو و نما کرے چنانچہ ایسے ہی تخلیقی قوانین سے انسان کو آگاہی حاصل کرنی ہے)۔

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ۙ

31- (لہٰذا، یہی وہ دین ہے) جس کی طرف تمہیں رجوع کر لینا چاہیے تاکہ تم تباہ کُن نتائج سے محفوظ رہ سکو۔ اور اس کے لئے نظامِ صلوٰۃ قائم کرو (یعنی نماز سمیت سارے کے سارے نازل کردہ احکام و قوانین نافذ کرو) اور (اس اطاعت میں) تم اُن میں سے نہ ہو جانا جو مشرک ہیں یعنی تم اُن میں سے نہ ہو جانا جو اللہ کے احکام و قوانین میں کسی اور کے قوانین اور فیصلوں کو شامل کر لیتے ہیں۔

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾

32- (اور یاد رکھو) اُن میں سے (نہ ہو جانا) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا اور فرقہ فرقہ ہو کر رہ گئے۔

(فرقوں میں بٹ جانے کے بعد) ہر گروہ اس پر خوش ہے کہ جو اُن کے پاس ہے (وہی حق وصداقت پر مبنی ہے۔ بہرحال، جو فرقوں میں بٹ گئے تو انہیں بہت بڑے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا، 3/105)۔

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۙ﴿۳۳﴾

33-اور (نہ ہی تم اُن لوگوں کا رویہ اختیار کر لینا جن کی حالت یہ ہے کہ) جب انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اُس سے دعائیں مانگنے لگ جاتے ہیں اور پھر جب وہ اُنہیں اپنی رحمت کا (مزہ) چکھا دیتا ہے تو اُن میں سے اچانک ایک گروہ کے لوگ اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو بھی شریک کر لیتے ہیں (کہ اُن کی مصیبت فلاں کے طفیل ٹلی ہے)۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

34-(اور وہ اِس طرح اس لئے کرتے ہیں) تا کہ جو کچھ ہم نے اُنہیں دیا، وہ اُسے ہماری عنایت تسلیم کرنے سے انکار کریں (کُفروُا)۔ بہرحال وہ اس ساز وسامانِ زندگی سے فائدہ اٹھا لیں۔ مگر بہت جلد اُنہیں معلوم ہو جائے گا (کہ یہ رویہ کِس قدر تباہ کُن تھا)۔

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾

35-(یاد رکھو! جو لوگ اللہ کے قانون واقتدار میں دوسروں کو بھی شریک سمجھتے ہیں، وہ یہ اپنے خود ساختہ تصورات کے مطابق کرتے ہیں کیونکہ اِن سے پوچھو کہ) کیا ہم نے کوئی تائید اور سند ایسی نازل کی ہے جو اُن کے حق میں دلالت کرتی ہو جنہیں یہ اللہ کے اختیارات میں شریک کرتے ہیں۔

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾

36-اور (حقیقت یہ ہے کہ جب لوگ وحی کا دامن چھوڑ دیں تو اُن کی حالت یہ ہو جاتی ہے کہ) جب ہم انسانوں کو اپنی رحمت یعنی اپنی مدد ورہنمائی کا (مزہ) چکھاتے ہیں تو وہ بہت جلد خوش ہوتے ہیں۔ لیکن جب انہیں اپنے کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے کوئی بُرائی پہنچتی ہے تو یکا یک مایُوس ہونے لگتے ہیں (حالانکہ اُنہیں جائزہ لے کر مدد ورہنمائی کے لئے اللہ ہی کی طرف لوٹنا چاہیے تھا تا کہ مایُوس نہ ہوتے)۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

37-بلکہ کیا یہ لوگ (کبھی اِس حقیقت پر) غور نہیں کرتے کہ اللہ جس کے لئے مناسب سمجھتا ہے اُس کے لے زندگی کا سامان کشادہ کر دیتا ہے اور جس کے لئے مناسب سمجھتا ہے نپا تُلا کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ ایمان رکھنے والی قوم کے لئے

اِس میں آیات ہیں یعنی آ گاہی کے بہت سے پہلو ہیں۔

(**نـــوٹ**: اللہ کا انسانوں میں سے کسی کو زیادہ رزق دینا اور کسی کا رزق تنگ کر دینا اُس کے قوانینِ آزمائش کی بناء پر ہے، 6/165۔ چنانچہ جو محروم ہیں اور جو محروم نہیں ہیں اُن کے درمیان محرومیوں کے فاصلے کم کر کے توازن قائم کرنے کے لئے انفرادی طور پر اور مجموعی طور پر دیگر آیات کے علاوہ خصوصی طور پر آیات 2/3، 9/60، 2/177، 30/38 میں اس آزمائش سے نکلنے کے لئے ذمہ داریوں کا چارٹ دے دیا گیا ہے اور آیت 22/41 میں ریاست کے حکمرانوں کو اس بات کا پابند کر دیا گیا ہے کہ وہ دولت کی تقسیم کا ایسا نظام قائم کریں جس سے افراد اور اُن کی صلاحیتوں کی نشو ونما ہوتی رہے)۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۳۸

38- لہٰذا (جن کو رزق کی کشادگی دی گئی ہے وہ توازن قائم کرنے کے لئے یوں کریں کہ اپنی کشادگی کو اس طرح تقسیم کریں کہ) اپنے رشتہ داروں کو (اُن کی محرومی کے مطابق اُن کا) حق دیں۔ اور اُنہیں دیں جن کے رزق کے ذرائع ساکن ہوگئے ہیں (اور اُن پر رزق کی تنگی طاری ہے) اور مسافر کو دیں (جو رزق کی تنگی میں آ چکا ہو۔ بہر حال، یہ ہیں وہ طریقے) جن سے اُن لوگوں کو خیر یعنی خوشگواری و سرفرازی میسر آتی ہے جو اللہ کی توجہ حاصل کرنے کا ارادہ لیے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور یہ وہی لوگ ہوتے ہیں جن کی مُرادوں کی کھیتیاں لہلہا اُٹھتی ہیں (مفلحون)۔

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۳۹

39- لیکن (تمہاری دولت میں جو کشادگی آتی ہے تو اُسے ضرور پرکھو کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ مال) جو تم ربوا سے دیتے ہو تاکہ (دوسرے) انسانوں کے مال میں سے اُس میں اضافہ ہو تو یہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا (یعنی یہ تمہارے انفرادی حساب میں تو اضافہ ہے لیکن انسانیت کے پیمانے کو سامنے رکھو تو یہ گھاٹا ہے۔ اس لئے اللہ کے پاس ایسے شخص کے اجر میں اضافہ نہیں ہوگا یعنی اُسے خسارے کا سامنا کرنا پڑے گا)۔ لیکن اگر تمہارا ارادہ یہ ہے کہ تم اللہ کی توجہ حاصل کرلو تو جو (مال دو وہ) نظامِ زکوٰۃ کے مطابق دو (یعنی دولت کی تقسیم کا وہ نظام جو توازن کا باعث بنتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مال محروم رہ جانے والوں کی نشو ونما کے لئے دیا جاتا ہے جس میں کسی ذاتی معاوضہ کا خیال نہیں ہوتا اور یہ نظام انفرادی طور پر اختیار کرنے کے علاوہ اِس نظام کو حکمران نافذ کرتا ہے، 22/41۔ اِس لئے حقیقت میں) یہی ہیں وہ لوگ (جو اللہ کے پاس اپنے اجر میں اور دُنیا میں انسانیت کی سربُلندی) میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ ع 4 13 7
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۴۰

40-(اور یہ قانون) اُس اللہ کا ہے جو تمہیں دُرست توازن وتناسب کے پیمانے کے مطابق وجود پذیر کرنے والا ہے (خلق)۔ پھر اُسی نے تمہیں رزق یعنی زندگی کی نشوونما کا سامان دیا۔ (اِس لئے جب رزق سب کے لئے ہے تو اِس سے سب کی نشوونما ہونی چاہیے) پھر (اِسی قانون کے مطابق) وہ تمہیں موت دے گا اور پھر تمہیں زندہ کر ڈالے گا (اِس جوابدہی کے لئے کہ کیا تم ویسے ہی کام کرتے رہے جیسے کہ کہا گیا تھا۔ اور یہ بھی پوچھا جائے گا کہ) تم جنہیں اللہ کے اختیارات میں شریک کرتے رہے کیا وہ اُن کاموں میں سے (جو اللہ کرتا ہے) کوئی بھی کرنے کے اہل تھے (اگر نہیں، تو پھر کیوں نہیں تسلیم کیا گیا کہ) ہر شے تو اُسی کی اطاعت میں سرگرمِ عمل ہے (سُبحٰنَہ) اور وہ ہر اُس سے بلند و برتر ہے جسے اُس کا شریک ٹھہرایا جاتا رہا۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝٤١

41-(اور اے نوعِ انسان، نازل کردہ احکام وقوانین سے سرکشی کا اب دیکھ لو نتیجہ کہ) خشکی پر اور سمندروں میں فساد ظاہر ہو گیا ہے جو انسانوں کے ہاتھوں نے کمایا ہے یہ اُس کا نتیجہ ہے۔ (اور یہ اِس لئے ہوا ہے) تاکہ وہ (یعنی اللہ) اُن کے بعض اعمال کا اُنہیں (مزہ) چکھائے اور ممکن ہے کہ وہ (اِس سے سبق سیکھ کر) باز آجائیں (اور مزید تباہیوں سے بچ جائیں)۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ۝٤٢

42-(اگر اِس سے بھی ان کی سمجھ میں بات نہیں آتی تو اے رسولؐ! اِن سے) کہو کہ ذرا زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جو (قومیں) تم سے پہلے ہو گزری ہیں اُن کا کیسا انجام ہوا (وجہ یہ تھی کہ) اُن کی اکثریت نے اپنے خودساختہ قوانین کو اللہ کے احکام وقوانین کے برابر قرار دے رکھا تھا (اور اُنہی پر عمل کیا کرتے تھے) (مشرکین)۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ ۝٤٣

43-لہٰذا (جو ایسا کرتے ہیں اُنہیں کرنے دو، مگر) تم اپنا رُخ نازل کردہ نظامِ حیات کو قائم کرنے کی طرف کیے رکھو، اس سے پہلے کہ وہ دِن آجائے جس کو اللہ کی طرف سے ٹلنا ہی نہیں ہے۔ اُس دن (اللہ کے احکام وقوانین کو تسلیم کرنے والے اور ان سے انکار کرنے والے) علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گے۔

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ۝٤٤

44-جس نے کُفر کیا ہو گا یعنی جس نے اللہ کے احکام وقوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہو گا تو اس پر اُس کے انکار کی (سزا) پڑے گی۔ اور جس نے سنور نے سنوارنے والے عمل کیے ہوں گے تو اُس نے اپنے ہی لئے (آخرت) کا

اطمینان بخش سامان کیا ہے (جو اُسے مل کر رہے گا)۔

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝٤٥

45-(اور یہ اِس لئے ہوگا) تا کہ جو لوگ نازل کردہ احکام وقوانین کو تسلیم کر کے سنور نے سنوارنے کے عمل کرتے رہے تو اللہ اُنہیں اپنی فضیلتوں وخوشگواریوں میں سے صلہ عطا کرے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا (اِس لئے اُنہیں اپنے انکار کی سزا کا سامنا کرنا پڑے گا)۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٤٦

46-چنانچہ (بہتر ہے کہ کافر یعنی انکار کرنے والے عقل وبصیرت سے کام لیں اور غور وفکر کریں کیونکہ کیا یہ اِن کے سمجھنے کی بات نہیں ہے کہ یہ) اُس کی نشانیوں میں سے ہے جو وہ خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے (جس کے پیچھے بارش چلی آتی ہے اور سُوکھی مُردہ زمینوں میں زندگی اُتر آتی ہے، 30/50)۔ اور (یہ اِس لئے ہے) تا کہ وہ تمہیں اپنی رحمت کا (مزہ) چکھائے یعنی وہ اپنی مدد ورہنمائی عطا کرے اور تا کہ اُس کے حکم سے کشتیاں چلتی رہیں (کیونکہ اُن کے لئے غیر طوفانی بادِ موافق بھی وہی بھیجتا ہے جو اُن کے لئے خوشخبری ہوتی ہے) اور (یہ اس لئے ہے) تا کہ تم اُس کا فضل تلاش کرو (یعنی رزق کی خوشگواریاں اور فراوانیاں تلاش کرو) اور (یہ سب کچھ اس لئے) تا کہ تم اُس کا شکر ادا کرو۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٤٧

47-اور (اے رسولؐ) تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ تم سے پہلے جو ہم نے رسول بھیجے وہ اُن کی اپنی قوموں کی طرف آتے تھے۔ اور وہ اُن کے پاس واضح حقائق کے ساتھ آتے تھے (اور وہ اُنہیں اپنی قوم کے سامنے پیش کرتے تھے۔ لیکن اُن کی قوم اُن سے سرکشی برتتی، آخرِ کار) پھر ہم نے اُن لوگوں سے جنہوں نے یہ جُرم کیا تھا، انتقام لے لیا (اور اُنہیں تباہ کر دیا گیا۔ مگر اِن کے مقابلے میں) ہمارے ذمہ یہ تھا کہ ہم اُن لوگوں کی مدد کریں جنہوں نے ہمارے احکام وقوانین کو تسلیم کر کے اطمینان وبے خوفی کی راہ اختیار کر رکھی تھی (المومنین)۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝٤٨ ۚ

48-(چنانچہ اللہ کا مجرم بننے سے بچنے کے لئے انسان اُس کی عنایات کو سمجھیں اور ایک بار پھر غور کریں کہ) یہ اللہ ہی ہے

جوایسی ہوائیں بھیجتا ہے (جو ماحول میں اور پانیوں میں) ہیجان پیدا کر کے بادل ابھارتی ہیں پھر وہ آسمان میں اُنہیں ایسے پھیلا دیتا ہے جیسے مناسب سمجھتا ہے۔ پھر وہ مختلف حصوں میں بٹ کر الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر اگر تم غور کرو تو وہ بارش کے قطرے اِس کے آر پار سے نکالتا ہے۔ پھر وہ اپنے بندوں میں جن کی طرف مناسب سمجھتا ہے (اِن بادلوں) کو پہنچا دیتا ہے۔ تو وہ (جو اسی کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں) ایک دم خوشیاں منانے لگ جاتے ہیں۔

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۝۴۹

49- حالانکہ (بارش) کے نازل ہونے سے قبل وہ پہلے ہی سے مایوس ہو چکے تھے (اور خوف زدہ تھے کہ کہیں قحط کا سامنا نہ کرنا پڑے)۔

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۵۰

50- مگر تم اللہ کی رحمت یعنی اللہ کی مدد و رہنمائی کی اِن علامتوں کی طرف غور کرو کہ وہ کیسے زمین کو اُس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ کیونکہ اِس میں کوئی شک ہی نہیں کہ وہ مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ اور اُس نے ہر شے پر مناسبت کے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں جن پر اُس کا پُورا پُورا اختیار ہے۔

وَلَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ۝۵۱

51- اور (یہ تھا انسان کا ایک روّیہ کہ جب اُن کی زمین مُردہ تھی تو وہ خوشخبری دینے والی ہوا کو پا کر خوش و خرم ہو گئے۔ اب انسان کے دوسرے روّیے پر غور کرو کہ) اگر ہم اُن کی طرف ایسی ہوا بھیج دیں جو اُن کی لہلہاتی فصلوں کو پیلا زرد کر کے رکھ دیں اور پھر وہ انہیں (اس حالت میں) دیکھیں (یعنی تباہ شدہ حالت میں دیکھیں) تو اِس کے بعد وہ ضرور اللہ کے احکام و قوانین کا انکار کرنے والے ہو جائیں گے (یعنی اللہ کے احکام کا انکار کرنے والے نہ تو اللہ کی رحمت پا کر اللہ کا شکر کرتے ہیں اور نہ ہی تباہی سے سبق سیکھ کر اللہ کی طرف آتے ہیں)۔

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝۵۲

52- لہٰذا (اے رسولؐ) یہ حقیقت ہے کہ تم مُردوں کو نہیں سُنا سکتے (کیونکہ ایسے لوگوں نے اپنی نشو و نما کو روک لیا ہوتا ہے) اور نہ ہی تم بہروں کو کوئی آواز سنا سکتے ہو جبکہ وہ (سننا ہی نہ چاہیں) بلکہ پُشت پھیر کر چل دیں۔

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۵۳ ع

ع 5 13 8

53- اور نہ ہی تُم اندھوں کو اُن کے غلط راستے سے ہٹا کر سیدھا راستہ دکھا سکتے ہو۔ تم صِرف اُنہیں سُنا (اور دِکھا) سکتے ہو

جو ہمارے احکام وقوانین کو تسلیم کرلیں اور مُسلم ہو جائیں یعنی ان احکام وقوانین پر عمل پیرا ہوکر سلامتی کی حالت میں داخل ہو جائیں۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَیْبَةً ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ۝۵۴

قرءٓ حفص بضم الضاد و فتحها فی الثلاثۃ لکن الضم مختار ہ 12

54-(حالانکہ مُردوں، بہروں اور اندھوں کی طرح زندگی گزارنے والے اپنی حالت پر ہی غور کریں کہ کون ہے جو ان کو ان مراحل سے گزارتا جا رہا ہے یعنی) وہ اللہ ہی ہے جس نے جب تمہیں تخلیق کیا تو تم کمزور تھے۔ پھر اِس کمزوری کے بعد قوت عطا کر دی اور پھر قوت کے بعد کمزوری (طاری ہونا شروع ہوگی اور آخرِ کار) بڑھاپا دے دیا۔ چنانچہ جو وہ مناسب سمجھتا ہے وہ تخلیق کرتا ہے کیونکہ وہ مکمل علم رکھنے والا اور تمام پیمانوں پر مُکمل اختیار رکھنے والا ہے۔ (لہٰذا، نہ ماننے والے، ان نشانیوں کے حقائق کے ذریعے ہی جتنی جلد سمجھ جائیں تو اچھا ہے)۔

وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ۝۵۵

55-ورنہ جس دن (قیامت) کی گھڑی قائم ہو جائے گی تو مجرم قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہم ایک گھڑی بھر سے زیادہ نہیں ٹھہرے ہیں (کیونکہ ہمیں اگر زیادہ مہلت مِل جاتی تو ہم مجرم نہ بنتے اور ضرور اپنی اصلاح کر لیتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ وقت کی کمی کی وجہ سے اِس حالت تک نہیں پہنچے بلکہ) اِس لئے کہ یہ ہمارے (احکام) سے اُلٹے پھر جاتے تھے۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ ۫ فَهٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۵۶

56-چنانچہ وہ لوگ جنہیں علم دیا گیا ہوا تھا اور نازل کردہ احکام وقوانین کی صداقتوں کو تسلیم کیا کرتے تھے تو وہ (اُن سے) کہیں گے کہ بلاشبہ تمہیں اللہ کے ضابطۂ قوانین کے مطابق (اُس وقت تک مہلت دی گئی جب) تک اٹھائے جانے کا دِن (نہیں آ گیا)۔ لہٰذا یہ ہے وہ دن (جب تم مرنے کے بعد) اٹھائے گئے ہو (اور تم اِسی پر یقین نہ کرنے کی وجہ سے اپنی من مانیاں کرتے چلے جاتے تھے) لیکن تمہیں اِس کا علم ہی نہ ہوا کہ (تم کس طرح آہستہ آہستہ اِسی کی طرف بڑھتے چلے آ رہے تھے)۔

فَیَوْمَئِذٍ لَّا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ۝۵۷

57-چنانچہ اُس دن وہ لوگ جو ظلم کرتے رہے ہوں گے یعنی جو کسی کے حقوق سے انکار کر کے یا اُنہیں کم کر کے تشدد و جبرو

زیادتی و بے انصافی کرنے کے مجرم رہے ہونگے اُنہیں اُن کا معافیاں مانگنا کوئی فائدہ نہ دے سکے گا۔ اور نہ ہی اُن سے یہ چاہا جائے گا کہ (کسی طرح اللہ کو) راضی کرلیں (کیونکہ اِس کی اجازت نہیں ہوگی)۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَىِٕنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ (۵۸)

58- بہرحال، ہر تحقیق گواہ رہے گی کہ ہم نے قرآن میں نوعِ انسان کے لئے (حقائق کو) ہر قسم کی مثالیں دے کر واضع کردیا ہے۔ (لیکن اِس کے باوجود جن لوگوں نے طے کررکھا ہے کہ وہ اللہ کے پیغام کو تسلیم نہیں کریں گے) تو اُن کے سامنے اللہ کا کوئی بھی حُکم و قانون پیش کرو تو وہ لوگ جو کُفر کرنے والے ہیں، وہ یہی کہیں گے کہ یہ سب جھوٹ اور فریب کاری ہے۔

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (۵۹)

59- یہی وجہ ہے کہ (جو لوگ ہٹ دھرمی کی بناء پر اِس قسم کا راستہ اختیار کرلیتے ہیں تو پھر) علم و بصیرت سے کام نہ لینے والے لوگوں کے قلوب پر اللہ اِسی طرح مہریں لگا دیتا ہے یعنی سچائیوں کو تسلیم کرنے والی اُن کی صلاحیتیں اللہ کے قوانین کے ہاتھوں برباد ہوجاتی ہیں۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ (۶۰) ع 6/7/9

60- لہٰذا (جب معاملہ اس قسم کے لوگوں کے ساتھ آپڑے تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں) تم اپنے (مقصد) پر ڈٹے رہو اور یقین رکھو کہ اللہ کا وعدہ پُورا ہوکر رہتا ہے (اس لئے تم اپنے مقصد میں کامیاب ہوکر رہو گے۔ لیکن جو مخالفین تمہارے پیغام) پر یقین کرنے والے نہیں ہیں (تو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری کسی حرکت سے وہ یہ سمجھ لیں کہ تم اپنی جدوجہد میں) ہلکے اور ارادوں میں ڈھیلے پڑ گئے ہو۔